سے ادھ موا کر دیا ہے۔ یہ دھماکے بھی مکافات عمل کا نتیجہ ہیں۔ ایک وقت تھا کہ روس کی جارحیت کے ہاتھوں دنیا پریشان تھی اور کے جی بی کے ایجنٹوں نے پاکستان اور افغانستان میں کوئی ایسا شہر نہیں چھوڑا تھا جہاں اس نے دھماکے نہ کئے ہوں۔ روس میں بم دھماکوں کے نتیجے میں لگ بھگ پانچ سو افراد مر چکے ہیں۔ جس سے روس لرز اٹھا ہے اور غصے میں چیچنیا پر دوبارہ چڑھ دوڑا ہے لیکن چیچن اور داغستانی مجاہدین جو امام شاملؒ کے صحیح وارثین ہیں نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اطلاعات کے مطابق روسی افواج کو دندان شکن جواب دے رہے ہیں۔ ہماری دعائیں اپنے چیچن اور داغستانی مجاہدوں کیلئے وقف ہیں۔ خداوند انہیں اپنے مقدس جہاد میں کامیابی اور سرفرازی سے ہمکنار کرے۔

☆☆☆

ملک میں فرقہ وارانہ تشدد کی لہر' تحریک طالبان پر حکمرانوں کا الزام' اور اس آگ کو بجھانے کی ایک مثبت کوشش

مسلمانوں اور حکمرانوں کے نامہ اعمال کی وجہ سے ملک و ملت جس افراتفری اور طوائف الملوکی کے شکار ہیں اسکی نظیر ماضی میں بڑی مشکل سے ملتی ہے۔ خصوصاً فرقہ واریت کے عفریت نے تو پورے مسلم معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ گزشتہ دو مہینے سے شیعہ سنی فساد کے نام سے جو نقصان دین، مدارس اسلامیہ، مذہبی جماعتوں، مجاہد تنظیموں اور خصوصاً پاکستان کو پہنچایا جارہا ہے۔ دراصل اس کے پیچھے ایک بہت بڑی سازش نظر آتی ہے۔ جسکے پیچھے براہ راست امریکہ اور مسلم لیگی حکومت کے حکمران میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف کار فرما ہیں۔ اور انھوں نے ان فسادات کی ذمہ داری تحریک طالبان پر ڈالی ہے۔ جس پر انکی پالیسیوں اور عقل پر سوائے ماتم کے اور کیا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن پھر ملک میں حالیہ تشدد کی لہر کس نے اٹھائی؟ اور کس لئے اٹھائی؟۔ ہمارے سامنے یہ دو اہم سوال ابھرتے ہیں۔

قارئین کرام! ملک میں ان دنوں امریکہ کو خوش کرنے کیلئے "شریف" برادران جو کچھ کر رہے ہیں تو ان حالات میں صاف نظر آرہا ہے کہ خدانخواستہ (خاکم بدہن) ملک و ملت دونوں

صرف چند ماہ کے مہمان ہیں۔ پہلے انہوں نے اقتصادی اور دینی لحاظ سے ملک کو نڈھال کیا پھر انہوں نے کشمیر جو ہماری شہ رگ ہے پر سودابازی کی۔ کارگل کے مسئلے پر فوج اور عوام کی فتح اور مجاہدانہ جذبے کو امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے قربان کر دیا۔ اسکے بعد حکومت نے سی ٹی بی ٹی اور دیگر معاہدات پر دستخطوں کی حامی بھرلی۔ اب انہوں نے تشدد کی موجودہ لہر از خود اٹھائی کہ اسکے نتیجے میں دینی مدارس، عسکری تنظیموں، مذہبی جماعتوں کیخلاف فسادات کو ثبوت کے طور پر پیش کر کے انکے خلاف کاروائی کی جاسکے۔ اور انہیں بدنام کیا جائے۔ یوں امریکہ 'بزدل' کو اپنی وفاداری کا یقین دلایا جائے کہ پاکستانی حکمران آپکے مسلم کش مکروہ عزائم میں برابر کے شریک ہیں اور آپکے نیو ورلڈ آرڈر کیلئے پاکستانی قوم اور مذہبی جماعتیں خطرہ نہیں بن سکتیں نیز اگر آپ مستقبل قریب میں افغانستان اور عظیم ہیرو اسامہ بن لادن پر حملہ کرنا چاہیں تو ہم نے پاکستانی عوام کو تحریک طالبان اور مذہبی جماعتوں کیساتھ ہمدردی رکھنے سے ان فسادات کے ذریعے دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اب آپ کیلئے ہم نے افغانستان پر حملے کیلئے تمام راستے صاف کر دیئے ہیں۔

دوسرا اہم سوال جو حکمرانوں اور امریکہ کیلئے دردسر بنا ہوا ہے وہ پاکستان کے دو اہم ترین صوبوں (سرحد اور بلوچستان) میں تحریک طالبان اور دینی جماعتوں کا بڑھتا ہوا اثر ورسوخ ہے۔ جہاں روز بروز تحریک طالبان کے طرز پر انقلاب کی بازگشت سنائی دے رہی ہے۔ خصوصاً صوبہ سرحد اور بلوچستان میں لوہا مکمل طور پر گرم ہو چکا ہے۔ اور اسیطرح پورے ملک میں بھی اسلامی انقلاب اور تحریک طالبان کیلئے فضا ہموار ہو چکی ہے۔ حکومت کے دو اہم راہنماؤں نے یہ بیان دے کر پوری پاکستانی قوم بلکہ امت مسلمہ کے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچائی ہے۔ طالبان حکومت نے پھر بھی بڑے صبر و تحمل و دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ اور انہوں نے پاکستان میں ہونے والی دہشت گردی سے مکمل لاتعلقی کا اعلان کیا ہے۔ لیکن انہوں نے اس بات کا شکوہ بھی کیا ہے کہ ہمارے اکثر مخالفین افغانستان میں طالبان کے خلاف کاروائیاں کرکے پاکستان کے مہاجر کیمپوں میں روپوش ہو جاتے ہیں۔ پھر اسی طرح ہمارے مخالفین کے بڑے بڑے کیمپ اب بھی چترال باجوڑ ایجنسی اور کراچی کے بعض علاقوں میں مکمل طور پر ہمارے خلاف سرگرم عمل ہیں اور باقاعدہ آئی ایس آئی اور دیگر

ادارے انہیں سپورٹ بھی کر رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں قندھار میں امیر المومنین ملا محمد عمر کو ہلاک کرنے کی سازش تیار کرنے والے مجرم کو پاکستان ہی میں گرفتار کیا گیا ہے جس نے کئی بے گناہ طالبعلموں کو شہید کیا۔ اور اس مجرم کو حکومت مکمل تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ لیکن ہم نے پھر بھی حکومت پاکستان سے کوئی احتجاج نہیں کیا اور پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے محسن ملک کے خلاف تخریب کاری کریں۔ اگر یہ تخریب کاری طالبان کر رہے ہیں تو پھر طالبان اپنے مدارس کے اساتذہ اور اپنے مسلک کے لوگوں کو کیسے مار سکتے ہیں۔ حالیہ فسادات کے بارے میں حکومت کے تضادات سب کے سامنے ہیں۔ وزیر داخلہ نے اس کا الزام بھارت کی خفیہ تنظیم 'را' پر لگایا پھر پنجاب کے خود سر وزیر اعلیٰ شہباز "شریف" نے اس کا الزام سپاہ صحابہ پر لگایا بعد میں انہوں نے تحریک طالبان پر اس کا الزام تھوپ دیا۔ دو روز بعد وزارت خارجہ نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے بیان کی تردید کی لیکن پھر خود ملک کے وزیر اعظم نے ٹی وی اور پریس کے نمائندوں کے سامنے تخریب کاری کے الزامات تحریک طالبان بلکہ امیر المومنین پر براہ راست لگائے۔ آئے روز حکمرانوں کی قلابازیوں سے ان کا اعتماد عوام میں بری طرح مجروح ہوا ہے۔ ہمارے ملک کے وزیر اعظم تحریک طالبان کے خلاف صدر کلنٹن بھارتی وزیر اعظم واجپائی اور روس کے یلسن کے ہم زباں ہو گئے ہیں۔ واجپائی نے کشمیر میں جاری تحریک آزادی کا الزام طالبان کے سر تھوپا ہے۔ اسی طرح مصر کے صدر حسنی مبارک نے بھی اپنے مخالفین کی کاروائیوں کو تحریک طالبان کا شاخسانہ قرار دیا ہے۔ روس نے بھی داغستان میں جاری تحریک آزادی کا الزام طالبان کے سر لگایا ہے۔ اب میاں صاحب بھی اسلام کے رقیبوں بلکہ کفر کے ہم زباں ہو گئے ہیں -- ان تمام سازشوں کو روکنے کیلئے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے فوری طور پر اسلام آباد میں تمام مذہبی جماعتوں کو ایکساتھ مل جل کر بیٹھنے کی ایک بہت ہی مفید اور دوررس نتائج کی حامل کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا جس میں ملک کی تمام دینی سیاسی اور مسلکی گروہوں اور پارٹیوں نے بھرپور شرکت کی۔ ان میں سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ کی اعلیٰ قیادت نے بھی سنجیدگی کیساتھ شرکت کی۔ اسیطرح دیگر پارٹیوں میں جمعیت علماء اسلام (ف)' جماعت اسلامی پاکستان، جمعیت علمائے پاکستان' جمعیت اہلحدیث' پاکستان

علماء کونسل وغیرہ کی اعلیٰ قیادتوں نے شرکت کی۔ اجلاس جو کئی گھنٹوں پر محیط تھا، نے حالیہ تشدد کی لہر کو حکومتی ایجنسیوں کی کاروائی قرار دیا۔ اور موجودہ فسادات سے سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ نے ملوث ہونے سے قطعی طور پر انکار کیا۔ اس اجلاس کو ملک وملت کے سنجیدہ حلقوں نے بہت ہی اچھے انداز میں سراہا اور اسکو اتحاد و یک جہتی کیلئے ایک سنگِ میل قرار دیا۔ اجلاس میں کئی اہم قراردادیں بھی پیش کی گئیں۔ امت کی یکجہتی واخوت اور باہمی اعتماد کیلئے یہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی پہلی کوشش نہیں تھی بلکہ اس سے قبل بھی مولانا مدظلہ نے متحدہ شریعت محاذ ' متحدہ علماء کونسل ' متحدہ دینی محاذ اور ملی یکجہتی کونسل جیسے بڑے پلیٹ فارم ملک وملت کو فراہم کیے۔ لیکن بدقسمتی سے چند مخصوص عناصر اور مختلف حکومتوں نے ان مذہبی جماعتوں کے اتحاد کو اپنے لئے ہمیشہ خطرہ جانا اور پھر اپنوں اور غیروں نے سازشوں کے ذریعے ان اتحادوں کو مستقل اور دیرپا نہ رکھنے کیلئے ان میں توڑ پھوڑ شروع کردی گئی۔ لیکن الحمدللہ اس بار پھر حضرت مولانا مدظلہ نے بڑی کامیابی کیساتھ مختلف الخیال مذہبی جماعتوں کو وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے جس سے دشمنانِ اسلام کے ارادے بکھر کر رہ گئے ہیں۔ قوم کی نگاہیں مسلم لیگ حکومت اور گرینڈ ڈیموکریٹک الائنس کو چھوڑ کر اس نئے ابھرتے ہوئے اسلامی اتحاد کی طرف اٹھ گئیں ہیں۔ خدا کرے یہ پلیٹ فارم ملک سے فرقہ واریت اور انگریزی سیکولر نظام کو جڑ سے پھینکنے کا باعث ثابت ہو۔

الحق کے پینتیسویں سال کا آغاز

الحمدللہ ماہنامہ الحق اپنی زندگی کی چونتیس بہاریں مکمل کرنے کے بعد اسی ماہ پینتسویں منزل میں قدم رکھ رہا ہے بلکہ اسکے ساتھ اکیسویں صدی کے دروازے پر بھی دستک دے رہا ہے۔ الحمدللہ یہ مجلہ اپنے جلو میں ایک تاریخ اور علم و معرفت کا ایک بیش بہا ذخیرہ سمیٹے ہوئے ہے۔ جن نامساعد حالات میں دارالعلوم حقانیہ نے اس رسالے کا آغاز کیا تھا۔ دنیا کو اتنی توقع نہ تھی کہ یہ مجلہ ایک طویل عرصہ تک اسی آب و تاب اور بغیر کسی ناغہ کے جاری رہیگا۔ لیکن قارئین الحق کے بھرپور تعاون سے ہم اللہ کے حضور سجدہ ریز ہیں جس نے ہمیں اتنی خدمت کی توفیق بخشی۔ کہ آج الحق نہ صرف ایک موئثر آواز ہے بلکہ یہ ایک مکمل مکتبہ فکر اور ایک مستقل تحریک کا نام ہے ہم اس پر اظہار مسرت کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جسطرح اس مجلہ نے بیسویں صدی میں ایک متحرک کردار ادا کیا۔ اسیطرح انشاء اللہ اکیسویں صدی میں بھی دین حق کے پھیلانے کیلئے کوشاں اور دشمنانِ دین کیلئے سد سکندری ثابت ہوگا۔